بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

نوع بہ نوع سائنسی ایجادات نے کرہ ارض کی وسعتوں میں سمائی ہوئی انسانی معاشرت کو بُعد مکانی، کثیر لسانی اور ثقافتی رنگارنگی کے باوجود ایک عالمی گاؤں میں متشکل کر دیا ہے۔ تیز تر ذرائع رسل و رسائل اور ابلاغ نے ایک کمرے کو پوری دنیا، جبکہ کمرے کے مکین کو عالمی گاؤں کا ایک فرد بنا دیا ہے۔ کثیر الجہت باہمی اثر پذیری کو دو چند کرنے اور نئے عالمی رویے متعارف کروانے میں یہ بڑھتی ہوئی قربتیں اور ان کے دائرہ کار اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ انسان، انسانی معاشرت اور خود زندگی بارے نئے رجحانات کی نمو پذیری اور قبول عام نے عامۃ الناس کے قلوب و اذہان میں عالمی گاؤں کی اثر آفرینی اور ثمر آوری پر یقین کو پختہ تر کر دیا ہے۔

اس نئے ابھرتے ہوئے منظر نامے نے جہاں بنی نوع انسان کے لئے ترقی و خوشحالی کے نئے نئے امکانات پیدا کئے ہیں، وہیں کچھ ایسے مسائل کو بھی جنم دیا ہے جو اس سے پہلے معلوم انسانی تاریخ میں شاید کبھی بھی سامنے نہ آئے ہوں۔ مغربی تہذیب اپنی پوری بلاخیزی کے ساتھ نسبتاً کم ترقی یافتہ تہذیبوں کو بری طرح متاثر کر رہی ہے اور انہیں شکستہ تر کر کے اپنی اجارہ داری قائم کر رہی ہے۔ اسی طرح مغربی زبان و ادب بھی علمی و ادبی دنیا میں اپنی برتری و بالا دستی کو ثابت کر رہے ہیں۔

اسلامی تہذیب و ثقافت جس نے مساوات، رواداری، بھائی چارے اور سب سے بڑھ کر امنِ عالم قائم کرنے کے سلسلے میں اپنا جاندار کردار ادا کر کے دنیا کے بیشتر حصے کو متاثر

کیا اور انہیں امن و خوشحال کی نئی منزلوں سے نہ صرف روشناس کرایا بلکہ امن و خوشحالی کے ثمرات سے پورے طور پر متمتع ہونے کے وافر مواقع بھی بہم پہنچائے۔ آج اسی روشن تر تہذیب پر دہشت گرد، انتہا پسند، بنیاد پرست اور نہ جانے کون کون سے الزامات لگا کر اسے مسخ کرنے کی عمداً کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اسلامی تہذیب و ثقافت اور ورثے کی امین و محافظ مشرقی زبانیں اور ادبیات بھی اسی مشقِ ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

اپنے وجود کی بقاء کے لئے برسرِ پیکار اسلامی تہذیب اور مشرقی زبانیں اپنے مردانِ کار سے نظریاتی وابستگی، قلبی لگاؤ اور ان کے ترویج و احیاء کا تقاضا کر رہی ہیں۔ رجال و ابطال کا ہر دور میں یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ ایسی صورت حال میں لبیک کہتے ہوئے میدانِ عمل میں کود پڑتے ہیں اور اپنے عملِ پیہم سے یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی قوم، تہذیب اور زبان کو درپیش چیلنجوں سے عہدہ برآئی کے لئے خطرات سے کھیلنے اور ناموافق ہواؤں کا رخ موڑنے کی ہمت رکھتے ہیں۔

قوم کے وہ افراد، جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم و عقل اور فہم و شعور جیسی صلاحیتوں سے نوازا ہے اور انہیں قلم و قرطاس کے فن سے آشنائی بھی بخشی ہے، ان پر واجب بلکہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ایسے حالات میں اپنی تمام تر صلاحیتیں تحقیق و تدقیق کے لئے وقف کر دیں اور اپنی تہذیب و ثقافت، علوم و فنون اور زبان و ادب کے وہ پوشیدہ گوشے منظر عام پر لائیں جو قوم، اس کی تہذیب و ثقافت اور زبان و ادب کے لئے وجہ افتخار ہوں۔ یہی وہ فرض کفایہ ہے جس کی ادائیگی سے قوم میں نیا ولولہ، تہذیب میں نئی روح اور زبان و ادب میں نئی معنویت پیدا ہوتی ہے۔

ہم آپ کی قیمتی آراء اور تحقیقی کاوشوں کے منتظر رہیں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری

(مدیر و ڈین کلیہ دراسات شرقیہ)